

پیغاماتِ یومِ رضا

محمد متبرّل احمد تادی

مرکزی مجلسِ رضا ○ لاہور

پیغام

سنوسی الہند، شیخ طریقت، مجاہد ملت، حضرت مولانا محمد حبیب الرحمن قادری
مہتمم جامعہ حبیبیہ الہ آباد دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہمیشہ سے سنت اللہ رہی ہے کہ جب باطل پرست سر اٹھاتے ہیں،
اللہ تعالیٰ ان کی سر کوبی کے لئے اپنے کسی خاص بندے کو پیدا فرماتا ہے۔
اسی بنا پر مثل مشہور ہے ”اکل فرعون موسیٰ“۔ حضرات انبیا کرام علیہم
الصلوة و اتسلیمات اپنی تشریف آوری سے احقاق حق و ابطال باطل فرماتے رہے۔
اور ان کے متبعین ان کے اتباع میں ان کی نیابت فرماتے رہے۔ جب ہندوستان
اور اس کے اطراف و اکناف میں الحاد و بیدنی نے سر اٹھایا یہاں تک لوگ کفر
کو اسلام اور اسلام کو کفر بنانے لگے تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے سیدنا
اعلیٰ حضرت مولانا مولوی شاہ محمد احمد رضا خاں قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
پیدا فرمایا۔ جنہوں نے تن تنہا جہاد قلم فرمایا اور احقاق حق و ابطال باطل
کی خدمت باحسن وجوہ انجام دی۔ بالخصوص نجدیت و دیو بندیت کے قتل
عظیم کا قلع قمع فرما کر امت مرحومہ کو ضلالت و گمراہی سے بچا لیا۔

ایسے محسن ملت اور خادم دین و اسلام اور محافظ ایمان کی یادگار
منانہ اور ان کی تصنیفات کی اشاعت کرنا اہل سنت و جماعت کے دین و ایمان
کی حفاظت کرنا ہے۔ اراکین مرکزی مجلس رضا لاہور نہایت شاندار طریق پر
ہر سال جلسہ یوم رضا کا اہتمام کرتے ہیں اور اشاعت کتب کے ذریعے اطراف و
اکناف عالم میں امام اہلسنت کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ
اراکین و معاونین مرکزی مجلس رضا کو بیش از بیش خدمت دین کی توفیق عطا
فرمائے۔

آمین ثم آمین بجاہ حبیبہ علیہ و آلہ و صحبہ افضل الصلوٰۃ و اتسلیمات
فقط و ہو الموفق القادر المعین۔

فقیر محمد حبیب الرحمن قادری

سلسلہ مطبوعات مرکزی مجلسِ رضا (۵)

پیغاماتِ یومِ رضا



۱۳۹۱ھ

۱۹۷۱ء

مرتب

محمد تبّول احمد تادی

مرکزی مجلسِ رضا ○ لاہور



کتاب	پینامات یوم رضا
مرتب	محمد مقبول احمد قادری
پرودت ریڈنگ	مولانا اختر شاہ جہان پوری
مطبع	مٹی پرنٹرز - ۲۲۷ بی - ۹ سرکلر روڈ لاہور
ناشر	مرکزی مجلس رضا لاہور
۶۶	دعائے خیر بحق معادین مجلس رضا
طباعت بارادل	۲۱ رمضان المبارک ۱۳۹۲ھ
طباعت بار دوم	جمادی الاخریٰ ۱۳۹۵ھ
	ملنے کا پتہ

مرکزی مجلس رضا، نوری مسجد بالمقابل ریلوے سٹیشن، لاہور

نوٹ :-
بیرون جات کے احباب دس پیسے کے ٹکٹ برائے مصارف ڈاک
بھیج کر طلب فرمائیں۔



بیانات

مفتی اعظم ہند بریلی شریف
 مولانا ضیاء الدین مدنی
 مولانا فضل الرحمن مدنی
 شیخ محمد علامہ الدین بکری مدنی
 دیوان غلام قطب الدین پاکبشتن شریف
 میاں علی محمد خان سجادہ نشین سی شریف
 پیر سید طاہر علامہ الدین (کوٹہ)
 ضیاء المشائخ محمد ابراہیم (کابل)
 خواجہ غلام سدید الدین (مردانہ شریف)
 مولانا سید محمد امیر شاہ قادری پشاور
 پیر عبد الرحیم شہید (بھرنڈی شریف)
 مولانا شاہ شریف احمد شرافت نوشاہی
 صاحبزادہ ہارون الرشید موہڑہ شریف
 علامہ عبد المصطفیٰ ازہری

صاحبزادہ محمد طیب الرحمن (ہری پور)
 مولانا فضل الرحمن قادری (بھیرہری پور)
 صاحبزادہ محمد طیب قادری (سری کوٹ ہرائ)
 مولانا میاں عبد الحق غور غشتوی
 پروفیسر عبد الشکور رشاد (کابل)
 ڈاکٹر سید عبد اللہ
 پروفیسر محمد مسعود احمد
 مولانا نور احمد خاں فریدی
 پروفیسر محمد ایوب قادری
 ڈاکٹر پیر محمد حسن
 پروفیسر اصغر سوداوی
 حافظ منظر الدین
 بہزاد لکھنوی
 میاں محمد شفیع (م. ش)
 مولانا عطا محمد بند یا لوی

پیش لفظ

امام اہل سنت، مجدد ملت، اعلیٰ حضرت مولانا مفتی شاہ احمد رضا خان قادری بریلوی قدس سرہ العزیز کی عبقری شخصیت اور اس نابغہ روزگار عالم و عارف کے عظیم النظر علمی کمالات کے پیش بینی خدمات رفیع الشان روحانی مقامات اور وسیع بڑی عظمت، عشق رسول بلکہ تحریک عشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے عوام و خواص کو متعارف کرنے کی غرض سے ۱۸۶۳ء میں مرکزی مجلس رضا لاہور کا قیام عمل میں آیا تھا۔ الحمد للہ کہ اس عرصے میں مفید اور موثر کام ہوا اور آئندہ کیلئے اراکین مجلس کے عزائم بلند ہیں۔

”مرکزی مجلس رضا لاہور“ امام اہل سنت فاضل بریلوی قدس سرہ کے حالات و کمالات پر کتب و رسائل کی مفت اشاعت کے علاوہ ہر سال لاہور میں یوم رضا (عرس شریفیت) نہایت نزک و اختتام سے منانے کا اہتمام کرتی ہے۔ اور یہ اجلاس یوم رضا اس قدر بارونق، روح پرور اور اثر انگیز ہوتا ہے کہ ایسے روحانی اجتماع دیکھنا کم نصیب ہوتے ہیں۔

۱۷ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ مطابق ۱۳ جون ۱۹۱۲ء بروز اتوار ”مرکزی مجلس رضا“ کے زیر اہتمام اور مفتی عظیم پاکستان علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری دام فیضہ اور حضرت صاحب زادہ سید محمد حسین شاہ نوری سجادہ نشین چک سادہ شریف (گجرات) کی سرپرستی میں بمقام نوری مسجد جلسہ یوم رضا انقضاء پذیر ہوا۔ صدارت کے فرائض حضرت الحاج صاحب زادہ میاں جمیل احمد مدظلہ زب سجادہ شریعہ پور شریف نے انجام دیئے۔ مہمان خصوصی تھے صدر المشائخ حضرت پیر فضل عثمان فاروقی مجددی کابلی۔ جن علمائے کرام نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی لائق اتباع زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں: مناظر اسلام حضرت مولانا محمد عمر چھوڑی رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت مفتی محمد اعجاز خان (رضوی)، مجاہد ملت حضرت مولانا عبدالستار خاں نیاز، حضرت مولانا مفتی محمد حسین نعیمی، اہل سنت

۱۷ یوم رضا (۱۸/۱۹/۱۳۹۱ء) پر اہل کو منعقد کرنے کی تیاریاں مکمل تھیں اور اسی تاریخ کے لئے مشاہیر سے پیغامات حاصل کئے گئے تھے۔ مگر ان دنوں لاہور اسپیکر کے استعمال پر پابندی عائد کر دی گئی۔ لہذا ۱۳ جون کو یہ اجلاس منعقد ہوا۔

کہے باک خطیب جناب ملک محمد اکبر خان ساقی انراہ پر ونیسر مولانا محمد صدیق اکبر ایم، اے
 اس مبارک اجلاس کے آغاز میں جناب قاری صفدر علی چشتی نے قرآن پاک کی تلاوت
 کی۔ فاضل محترم بشیر حسین ناظم ایم۔ اے اور صوفی اللہ داتا مہر سہری ثنا خوان رسول نے کلام رضا
 کر حاضرین کو مسحور کیا۔ اجلاس کی کارروائی وقت مقررہ پر ۸ بجے صبح شروع ہو گئی تھی، مگر
 سامعین کے ذوق و شوق اور بکثرت حاضری کے باعث تقاریر کا سلسلہ دراز ہوتا چلا گیا، بالآخر ظہر
 کی اذان کے وقت صلوٰۃ و سلام اور علامہ ابوالبرکات مدظلہ کی دعا پڑھا اجلاس نجیہ و خوبی اہتمام
 پذیر ہوا۔ علمائے کرام کی طویل اور پُر مغز تقریروں نے اتنے طویل وقت کو تھیل
 بنا دیا تھا، اس کے سبب مدعو علمائے کرام میں سے حضرت مولانا محمد سعید احمد نقشبندی مجددی خطیب
 حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت مولانا محمد مظفر اقبال رضوی اپنے اپنے خیالات
 کا اظہار نہ کر سکے، بس کا ہمیں افسوس ہے علماء کرام نے اس اجلاس میں جو تقاریر کیں
 وہ ہمارے پاس ٹیپ ریکارڈ ہیں اور اخبارات نے جو کارروائی شائع کی وہ بھی محفوظ ہے،
 مگر کاغذ کی گرانی ان تفصیلات کو اس وقت یہاں پیش کرنے سے مانع ہے۔

یوم رضا ۱۳۹۱ھ کے موقع پر پاکستان اور دیگر ممالک کے علمائے کرام، مشائخ عظام
 اور دانشوروں سے پیغام ارسال کرنے کی درخواست کی گئی۔ چنانچہ ۲۹ مشاہیر وقت کے
 پیغامات موصول ہوئے۔ پیغام ارسال کرنے والے حضرات تین طبقوں میں تقسیم
 کئے جاسکتے ہیں۔

(۱) وہ حضرات جو اعلیٰ حضرت سے نسبی و خاندانی یا بیعت و شاگردی کا تعلق رکھتے ہیں جیسا کہ
 حضرت مفتی اعظم ہند مدظلہ العالی (فرزند) شیخ طریقت حضرت مولانا ضیاء الدین
 مدنی دام برکاتہ (خلیفہ) وغیرہ وغیرہ

(ب) وہ حضرات جو اعلیٰ حضرت سے استادی، شاگردی یا پیری مریدی کا کوئی تعلق
 نہیں رکھتے۔ جیسا کہ حضرت الحاج میاں علی محمد خان مدظلہ سجادہ نشین بسی شریف
 اور حضرت ضیا المشائخ محمد ابراہیم کابلی وغیرہ وغیرہ اور ان ہی حضرات کے پیغامات
 زیادہ ہیں۔

(۵) وہ صاحبان علم و فضل جو اعلیٰ حضرت بریلوی اور تمام علمائے اہل سنت سے بعض مرتبہ میں متفق نہ ہونے کے باوجود اعلیٰ حضرت کی فیضیت و عظمت کے معترف ہیں ان میں سے ڈاکٹر سید عبداللہ (لاہور) پروفیسر محمد ایوب قادری (کراچی) خاص طور پر قابل ذکر ہیں ڈاکٹر سید عبداللہ نے جس فراخ دلی سے اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ کے کمالات عالیہ کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں خراج تحسین پیش کیا ہے وہ ان لوگوں کے لئے اسوہ قرار پانا چاہیے جو اس صدی کے سب سے بڑے فقیہ اور عاشق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں کلمہ خیر کہتا تو کجا سنا بھی پسند نہیں کرتے۔

پیغامات کے ضروری اقتباسات پیش کر کے ان پر تبصرہ کرنا یہاں مناسب تھا۔ مگر خوف طوالت یہ خدمت قارئین کے سپرد کی جاتی ہے کہ وہ بغور پڑھیں اور پیغام دینے والے حضرات کی تحریروں کی روح کو سمجھیں

۴۱ رمضان المبارک ۱۳۹۲ھ

دعا جو

محمد مقبول احمد قادری



پیغامات

انتساب

شیخ طریقت حضرت مولانا پیر سید محمد معصوم شاہ قادری نوری
(رحمۃ اللہ علیہ) سجادہ نشین سادہ چک شریف (گجرات)

بانی نوری مسجد لاہور و بانی نوری کتب خانہ لاہور

کے نام

حضرت مولانا مصطفیٰ رضا خان بریلوی مفتی اعظم ہند زید مجدہ
 حضرت مولانا ضیاء الدین قادری مدظلہ العالی، مدینہ طیبہ
 حضرت مولانا فضل الرحمن قادری مدظلہ، مدینہ طیبہ

۱۳۹۰ء کے حج کے بعد حضرت مفتی اعظم ہند مدظلہ العالی مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تو ان کا قیام شیخ ضیاء الدین مدنی مدظلہ العالی کے ہاں تھا۔ ان دونوں بزرگوں کی خدمت عالیہ میں ”پیغام“ کے لئے عین اس وقت درخواست پہنچی جب کہ مفتی اعظم شہر حبیب سے لوٹ رہے تھے۔ اور ان کا سامان گاڑی پر لادا جا رہا تھا۔ لہذا اس عجلت میں شیخ مدنی نے اپنا پیغام تحریر فرمایا اور اسی پر حضرت مفتی اعظم نے دستخط ثبت فرمادیئے۔ مولانا فضل الرحمن مدظلہ جو حضرت شیخ مدنی کے صاحبزادے اور مدینہ طیبہ میں اہل سنت کے مفتی ہیں، نے بھی اسی پر دستخط کر دیئے۔

(مرتب)



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ۔
 وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ اَمَّا بَعْدُ : اعلیٰ حضرت عظیم البرکت
 امام اہلسنت، مجدد دین و ملت و مجدد عصر فرید دہر، امام ہمام، علامہ شاہ عبدالمصطفیٰ محمد
 احمد رضا خاں قادری برکاتی بریلوی قدس سرہ العزیز اس صدی کے مجدد و برحق، حقیقی
 معنوں میں اسلام کے ستون اور سنت کے محافظ تھے، سیدنا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی
 المولٰی تعالیٰ عنہ اپنے اوصاف و نبی خدمات علمی اور عظیم الشان تجدیدی کارناموں کے سبب
 اپنے عصر کے منفرد بطل جلیل تھے، اسلام و سنت کی بقا و تحفظ میں اعلیٰ حضرت نے جس عزم
 محکم، تندہی اور جگر سوزی سے کام لیا ہے اس کا تقاضا تھا کہ آپ کی خدمات کو اجاگر کرنے کیلئے
 مجالس اور یاد گاریں قائم کی جائیں۔

بیانات معلوم ہو کر بڑی ہی مسرت اور خوشی حاصل ہوئی کہ اہل دہور نے ”مرکزی مجلس رضا“ کے نام سے یادگار قائم کر کے امام اہل سنت قدس سرہ کی حیات طیبہ پر مضامین کے علاوہ اعلیٰ حضرت کی تصنیفات کے مفت شائع کرنے کا بھی اہتمام کیا ہے مولیٰ عزوجل اپنے حبیب پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ جلیلہ سے مجلس کے اراکین خصوصاً صالح جوان الحاج محمد عارف رضوی سلمہ المولیٰ تعالیٰ کی ہمتوں میں برکت عطا فرمائے اور علم نافع عمل صالح اور اسلام کی پیش از پیش خدمت کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین یا رب العالمین
بجاء نَبِيِّكَ وَحَبِيبِكَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

فقیر مصطفیٰ رضا قادری غفرلہ

شب سہرمحرم الحرام ۱۴۲۷ھ از مدینہ طیبہ زادہا اللہ تعالیٰ شرفاً و تکریماً: آمین
فقیر ضیاء الدین قادری عفی عنہ از مدینہ منورہ خلیفہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فضل الرحمن قادری عفی اللہ عنہ حرر فی سہرمحرم الحرام بالمدینہ المنورہ۔

الشیخ محمد علاء الدین بسکری دام فیضہ

مَدِينَا طَيْبَةً

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على البعوث
رحمة للعالمين، وآله وصحبه أجمعين، وعلى خدامه ومحبيه
إلى يوم الدين :

امتاع بعد فانی انا الفقیر المعترف بالذنوب والتقصیر محمد

علاء الدين ابن العلامة الجليل الشيخ محمد علي اعظم حسين
 الصديقي، اقر ما اعتقده وادين الله تعالى به بخصوص علامة
 زمانه، وحسان اوانه، الفاضل الجليل والعالم النحرير، شيخ الصوفية
 الكرام، العالم بالشريعة والحقيقة مولانا الاجل الشيخ احمد رضا خان
 ابن مولانا نقي علي خان ابن مولانا رضا علي خان البريلوي، نعمة الله
 تعالى بالرحمة والرضوان واسكنه فسيح الجنان،

هو من كبار علماء اهل السنة والجماعة، وله من اياجمة، في الكرم
 والخلق الحسنة، والعلم والفضل والوعظ والارشاد، وله الباع الاطول
 والعشق والمحبة الخاصة للمقام النبوي الشريف، وكلامه في هذا
 المضمار نظاما ونثرا يفوق الدر والعطر والعنبر، ولا شك انه ملحوظ
 من الحضرة الشريفة النبوية، بالعناية الخاصة، وهو كما قيل "ان كل
 اناء ينضح بما فيه"

وعلى هذا فان ما يقوم به "مركزى مجلس رضا" من بيان مناقبه
 الشريفة، واحواله العذبة، وسرد كلامه المبارك هو فعل مستحسن
 مقبول لما فيه من المواعظ والارشاد وتعليم العامة ما يجب عليهم
 نحو معرفة نبيهم الاكرم، صلى الله عليه وسلم والتخلق باخلاقه
 الشريفة، والافتداء بسنة المباركة، وذكر مناقب وسير خياري هذه
 الامة المحمدية مطلوب ومرغوب، ويؤيد ذلك ما جاء في الحديث
 الشريف "عند ذكر الصالحين تنزل الرحمة" واتنى اكتب هذه
 الكلمات المختصرة وان كنت لست اهل لذلك ولكنى كما
 قال الشاعر

احب الصالحين ولست منهم : لعل الله يرضى صلاحا

احب الصالحين ولست منهم

لعل الله يورثني صلاحا

والحمد لله رب العلمين، وهو حسبي ونعم الوكيل
وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد
والہ وصحبہ اجمعین

کتبہ المذنب عبید ربی

محمد علماء الدین البکری

۲، محرم الحرام: ۱۳۹۱ھ

ترجمہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تمام تعریفیں رب کائنات کیلئے، صلوٰۃ و سلام اس مقدس ذات پر جنہیں جملہ مخلوقات کے لئے
رحمت بنا کر بھیجا گیا اور آل پاک، آپ کے تمام صحابہ، خدام اور مجاہدین پر قیامت تک نازل ہو۔
علامہ زماں، حسانِ دوراں، فاضلِ جلیل، عالمِ اجل، صوفیائے کرام کے شیخ، شریعت
و حقیقت کے عارف، شیخِ اجل، مولانا احمد رضا خان ابن مولانا نقی علی خان ابن مولانا
رضا علی خاں بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ انہیں کر دے رحمت و درخشاں نوازے اور وسیع جنت
میں مقامِ عطا فرمائے، کے بارے میں فقیر محمد عطار الدین ابن علامہ جلیل، شیخ محمد علی اعظم
حسین صدیقی اپنی اس عقیدت کا اظہار کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کا ذریعہ ہے۔
وہ اہل سنت و جماعت کے اکابر علماء میں سے ایک ہیں انہیں کرم، اخلاقِ حمیدہ،
علم و فضل، وعظ و ارشاد میں بے شمار فضیلتیں حاصل ہیں۔ وہ صاحبِ کمال ہیں انہیں دربارِ
نبوی سے خالص محبت اور عشق ہے۔ اس بارے میں ان کا کلام نظم و نثر، موتیوں کی لڑی اور
عطر و عنبر پر فوقیت رکھتا ہے۔ یقیناً ان پر دربارِ نبوی کی طرف سے خاص عنایت ہے وہ اس

مقولے کا مصداق ہیں۔

ہر ظرف سے وہی کچھ پکنتا ہے جو اس میں ہو۔

”مرکزی مجلس رضا“ ان کے مناقب شریفہ، احوال علیہ اور ان کی تصانیف کی اشاعت

میں مصروف ہے، بیرہترین اور پسندیدہ کام ہے، کیونکہ اس میں وعظ و ارشاد ہے اور عوام کو اس بات کی تعلیم ہے کہ ان پر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معرفت، آپ کے اخلاق شریفہ کو اپنانا اور آپ کی مبارک سنتوں کی اقتداء واجب ہے۔ نیز امت محمدیہ کے کالمین کی سیرتوں اور مناقب کا بیان محبوب و مطلوب ہے۔ حدیث شریف اس امر کی تائید کرتی ہے کہ صالحین کے ذکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے، میں نے یہ محقر کلمات لکھے ہیں اگرچہ میں اس لائق نہیں ہوں لیکن بقول شاعر

”اگرچہ میں صالحین میں سے نہیں ہوں لیکن ان سے محبت رکھتا ہوں۔“

امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی نیکی عطا فرمائے۔“

والحمد لله رب العلمین وهو حسبی ونعم الوکیل وصلى الله

تعالى على خير خلقه سيدنا ومولانا محمد واله وصحبا جمعین۔

محمد علاء الدین البکری

۲، محرم الحرام ۱۳۹۱ھ

حضرت الحاج دیوان غلام قطب الدین مظلہ سجادہ نشین پاکستان شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعزّٰی محترم۔ وعلیکم السلام

حضرت مولانا احمد رضا خاں قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ آقا تے نادار
مقصود بنی کریم شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کے عاشق صادق اور عالم مجتہد
تھے۔ انہوں نے دور انحطاط و الحاد میں اہل سنت و جماعت کی بردقت راہ نمائی و قیادت
فرمائی۔ اور آج بھی ان کی تعلیمات علمائے کرام کے لئے مشعل راہ ہیں۔ اور ان کی تحریرات اہل
باطل کے غلط نظریات و معتقدات کے لیے تریاق اکبر کا اثر رکھتی ہیں لہذا حضرت فاضل بریلوی
قدس سرہ کی تعلیمات و نظریات کی اشاعت و تفت کی اہم ترین دینی ضرورت ہے۔

میں آپ کو اور جملہ اراکین مرکزی مجلس رضا لاہور کو قلبی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ لاہور
میں ”یوم رضا“ منعقد کر کے بڑی اہم خدمت انجام دے رہے ہیں اللہ تعالیٰ جزائے خیر
سے نوازے۔ آمین بحق سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

۱۰۳-۱- پاکستان شریف

از پاکستان شریف

۱۶-۳-۶۱

حضرت الحاج میاں علی محمد خاں مظلہ سجادہ نشین بسی شریف

اعزّٰی محترم محب الفقراء و المساکین محمد عارف رضوی صاحب۔ زاد محبتکم وعلیکم السلام
بعد سلام سنون و دو علمائے خیر و اضع رائے عالی ہو کہ حضرت علامہ مولانا احمد رضا خاں قادری
بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات محتاج بیان نہیں ع
آفتاب آمد دلیل آفتاب

الداعی
علی محمد تعلیم خود

نوٹ:- حضرت میاں صاحب قبیلہ ۱۵ محرم الحرام
۱۳۹۵ھ کو دہلی اصل بحق ہو گئے (رحمۃ اللہ)

آل الگیلانی سید الشریف طاہر علاء الدین قادری انقیب مدظلہ

در بار غوثیہ شارع الگیلانی، کوٹہ

مولانا احمد رضا خاں قادری بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عاشق رسول
صلی اللہ علیہ وسلم اور عاشق حضرت غوث الاعظم و منبر رضی اللہ عنہ عابد متقی عالم موعظ
و خادم سادات حقہ انہوں نے اسلام کے لئے بے حد خدمات انجام دیں اور ان کا مدرسہ
بابرکت ہے خود مولانا مغفور اور ان کے شاگردوں نے ہندوستان و پاکستان میں اسلام
کی بے حد خدمات سر انجام دیں بالخصوص اہل سنت و جماعت کے لئے بدعقیدہ جو اہل سنت
و جماعت کے مخالفین تھے، کوشکست فاش دی، مولانا احمد رضا خاں موصوف کو رسول اعظم
و غوث پاک کے طفیل بلند درجات عطا ہوئے ہیں اور ہم لوگ ان کی عزت کرتے ہیں کیونکہ
موصوف مانے ہوئے اہل سنت و جماعت کے عالم و حامی تھے۔ ۲۵-۳-۷۷

ضیاء المشائخ حضرت محمد ابراهیم فاروقی مجدی مدظلہ

ابن نور المشائخ حضرت فضل عمر رحمۃ اللہ علیہ شودراز کابل افغان

تاریخ ۷ صفر المنظر ۱۳۹۱ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضیلت پناه احوی محمد عارف رضوی حفظہ اللہ سبحانہ عن موجبات التلبف
والناسف نامہ شمار سبب مسرت خاطر مان گردید رع

یاد ما کردی حضور حق فراموشت مباد

شما اشاره نموده اید کہ تاریخ ۲۱ صفر المنظر ۱۳۹۱، بحری نسبت یاد بود فاضل دانشمند
حقائق دست گاہ شیخ طریقت مولانا مفتی شاہ محمد احمد رضا خان قادری قدس سرہ محفل
منفقد می گردید بل معنی احمد رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ عالم کامل و عارف اسرار طریقت بود
ملکہ عالیشان و در بیان علوم اسلامی و معارف شان در توضیح حقائق باطنی موجب تائس
ہمگان است، تحقیقات فقیہہ شان در اساس اہل سنت و الجماعت یادگار نیک است
و برای متعظشان بحار علوم دینی سرچشمہ فیض و ہدایت اگر نامیدہ شود مبالغہ نیست، ارشاد
شان در سلسلہ طریقہ عالیہ قادریہ موجب توجہ یک کردہ بزرگ مسلمین و مسلمات بحقایق حزن تصور
گردیدہ دانہ تہذیب اخلاق کہ سبب حصول معرفت الہی جل شانہ می باشد، بہرہ حاصل نمود،
مولانا احمد رضا قادری در محبت حضرت خاتم النبیین و سید المرسلین علیہ فضل الصلوٰۃ و التسلیم
عشق خالص و محبت سرشار دسوز ناپیدا، در کنار داشتند، چنانچہ آثار منظومہ شان و
نشیدہ ہای نعتیہ شان مؤید این معنی بودہ و قلوب مسلمین و مسلمات را از نور قدس عشق محمدی
صلی اللہ علیہ وسلم، منور گردانیدہ جزاہ اللہ خیر الجزاء آثار منظومہ معارف آگاہ مولانا رضائی بلوی

رحمة الله عليه از حیث فصاحت و بلاغت و انجام تشبیهات لایق و استعارات لطیف
برتری پائی ادبی را داراست

زهریک نقطه اش چون نافه تر
ششیم وصل جانان می زند سر
خیلی مسرورم که امروز از دهای قلبی خود را به یاد بود حضرت مولانا محمد احمد رضا
بریلوی رحمة الله علیه از قریب به قلم و از قلم به قرطاس می سپارم و به یاد آن عالم و فاضل
عارف و اصل مشغول می باشم

بلی افراد برگزیده و صاحب ذوق و فکر سلیم اسلامی که برائے ارتقاء جامع بشری خدمت
می نمایند، بایق احترام اند و تذکار آن ها سبب هدایت مردم بوده باعث مباهات است
آنها این کیفیت را ایماناً و وجداناً درک می کنیم

نازش هر قوم به مردان اوست
بسته به افکار بزرگان اوست

خانی دارین به حرمت سید اکوین علیه الصلوٰة والسلام مولانای بزرگوار را جنات
عظمی عطا نموده پیر و انشان را اتباع طریق حقه اسلامی عطا فرماید.

وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلَىٰ مَنْ لَدَيْكُمْ،
فقیر محمد ابراہیم المجددی ابن عمر عفی اللہ عنہ

ترجمہ

بسم الله الرحمن الرحيم
تاریخ: ۱۷ صفر المنظر

فضیلت پناه اخوی محمد عارف رضوی حفظہ اللہ سبحانہ، عن موجبات التلمذ،

والسلف۔ آپ کا مکتوب ملا دلی مسرت ہوئی۔ ع۔

یاد ما کردی حضور حق فراموشت مباد!

آپ نے لکھا ہے کہ ۲۱ صفر المظفر ۱۳۹۱ھ کو فاضل دانش مند خفایہ دستگاہ
شیخ طریقت مولانا مفتی شاہ محمد احمد رضا قادری قدس سرہ کی یاد میں ایک محفل منعقد کی
جا رہی ہے۔ واقعی مفتی احمد رضا قادری ایک جید عالم اور دانتف اسرار طریقت
تھے۔ اسلامی علوم کی تشریح میں ان کا عظیم اثر ان ملک اور باطنی خفایہ کی توجہ میں ان
کے معارف بہت زیادہ سنائش کے لائق ہیں اور فقہی علوم میں ان کی تحقیقات اہل سنت
و جماعت کے بنیادی نظریات میں قابلِ تدریس و کار کی حیثیت رکھتی ہیں اور ان کی تحقیقات
کو اگر نئی نئی نسلوں کے لئے سرچشمہ فیض و ہدایت قرار دیا جائے تو یہ مبالغہ نہ ہوگا۔ سلسلہ
عالیہ قادریہ میں ان کا فیض ارشاد تصوف کے حقایقِ حسنہ کے طالب مسلمان مردوں اور عورتوں
کے ایک عظیم گروہ کے رجوع کا سبب بنا۔ اور ان کی رہنمائی
سے سالکانِ راہ طریقت اخلاق کی تہذیب و ورستی (جو اللہ تعالیٰ کی معرفت کے حصول کا
ذریعہ ہے) کی نعمت سے بہرہ یاب ہوئے۔ مولانا احمد رضا قادری حضرت خاتم
النبین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ و صحابہ وسلم کے عاشق صادق اور آلِ حضور کی محبت
میں سرشار تھے اور ان کا دل عشقِ محمدی کے سوز سے بریز رہا تھا۔ چنانچہ ان کے نعتیہ کلام اور نعت
اس حقیقت پر شاہد عادل ہیں اور مولانا کے اس کلام نے مسلمان مردوں اور عورتوں کے دلوں
کو عشقِ محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مقدس نور سے روشن کر دیا۔ جزا اللہ خیر الجزاء۔
معارف آگاہ مولانا رضا بریلوی کا نعتیہ کلام فصاحت و بلاغت سلاست و روانی اور عمدہ
تشبیہات و لطیف استعارات کے لحاظ سے ادبی برتری کا حامل ہے۔

زہر یک نقطہ اش چوں نافہ تر
شمیم وصلِ جاناں می زند

آج میں بہت خوش ہوں کہ حضرت مولانا محمد احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں اپنے دل جذبات کو اپنے دل کی گہرائیوں سے نکال کر قلم کے ذریعے کاغذ کے سپرد کر رہا ہوں اور ایک عالم و فاضل بزرگ اور داصل باللہ عارف کی یاد میں مشغول ہوں۔

حقیقت یہ ہے کہ جو منتخب لوگ اور صاحب ذوق و صاحب فکر سلیم (جس کا سرچشمہ صرف اسلام ہے) حضرات، بشر کی اجتماعی ترقی و ارتقاء کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ وہ احترام کے لائق ہیں اور ان کے اذکار دوسرے لوگوں کے لئے ہدایت کا سبب بن کر فخر و مباہات کا موجب ہوتے ہیں۔ اس کیفیت کا ثبوت میں نے ایمانی اور وجدانی قوتوں سے حاصل کیا ہے۔

نازش ہر قوم بہ مردان اُوست

بستہ بہ افکار بزرگان اُوست

دروں جہانوں کا مالک سید الکونین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے میں مولانا تے بزرگوار کو جنات النعیم عطا فرما چکا ہے اور ان کے پیروں کو اسلام کے سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق رفیق فرماتے۔

والسلام علیکم وعلیٰ من لدیکم
فقیر محمد ابراہیم المجددی ابن عمر عفی اللہ عنہ

حضرت مولانا خواجہ غلام سدید الدین مدظلہ

سجادہ نشین مروہ شریف (ضلع سرگودھا)

مکمل و محترمی! — السلام علیکم، مزاج بخیر!

آپ نے مولانا احمد رضا خان بریلوی کے متعلق فقیر کے ”ذاتی تاثرات“ کا مطالبہ کیا ہے۔ ”تاثر“ سے اگر آپ کی مراد صرف ”چند رسمی توصیفی جملے“ ہوں، تو ظاہر ہے اطراف و جوانب سے آپ کی مانگ ضرورت سے زیادہ پوری ہو سکتی ہے اور اگر ”تاثر“ سے مراد کوئی ایسا شگفتہ و مہرشار جملہ ہو، جس سے:

- ۱: مشارقِ اہلیہ کی ذات کا کوئی عظیم پہلو کھل کر منظر عام پر آ سکے۔
- ۲: سامعین کے اندر عقیدت آمیز رغبت اُبھاری جاسکے۔
- ۳: صاحبِ قول کی ذکاوت و ذہانت اور گہری بصیرت نمایاں ہو جائے۔
- ۴: نئے لکھنے والوں کو تحریک اور رہنمائی مل سکے،

تو عرض ہے کہ اس قسم کے کسی اچھوتے تاثر پر، میرا ذہن فی الحال قادر نہیں، ادا یہ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ میں کب تک اس کارنامے کو سرانجام دے سکوں گا؟ کیونکہ میرے خیال کے مطابق، ”تاثر“ سوسائٹی کے برسوں کے اجتماعی ذہنی عمل سے جنم لے کر ضربِ مثل کی صورت میں قبولِ عام کی سند حاصل کرتا ہے۔ وہی ”تاثر“ زیادہ سے زیادہ رائج ہو سکتا ہے، جس میں ہلاکی سادگی اور ایجاز و اختصار پایا جائے اور جس کی آفرینش میں ایک پورے دور کی ذہنی ریاضت صرف ہو چکی ہو۔ ایک عمدہ ”تاثر“ اس شیرے کی مانند ہے جو پکے ہوئے انگور سے خود بخود ٹپکنے لگتا ہے اور لطف و ذائقہ میں یہ اس شیرے سے بدرجہا بہتر ہے جو ابھی انگور کے دانوں میں تیار ہو رہا ہے۔ یوں سمجھئے خود بخود ٹپکنے والا شیرہ ”تاثر“ ہے اور زیرِ تیاری شیرہ ”اظہارِ خیال“۔

ناہم چونکہ یومِ رضا منانے میں، آپ کا اقدام نہایت مستحسن ہے۔ لہذا، اس تقریب کی تبریک میں محض شرکت خیال کے طور پر یہ چند سطریں ارسالِ خدمت ہیں۔

کسی بھی فنّ اور ادب کی لائحہ عملیات شخصیت کو پورے طور پر ایک انتہائی "قبل" اور فرصت طائرانہ نظر، یا "طالعمانہ سطحی" اور سرسری جائزے، یا "شخصی" اور وقتی تاثر، کی گرفت میں لانا بالکل اسی نوعیت کا کام ہے، جیسے "دربار کو کوزے میں بند کرنا" جو مجروح ہونے کے باوجود بھی کچھ عجیب نہیں کہ لطف سے یکسر خالی ہو، کھلے دامن و بادیر میں دریا کی مستانہ دوی کا جو مٹھاٹ ہے اُسے کوزے کے تنگ مجلس میں کیسے محسوس کیا جاسکتا ہے؟ "تاثر" وہ کام یقیناً نہیں کر سکتا تو تاریخ و تحقیق کیلئے مقرر ہے۔ "تاثر کا مزاج لطیف، جذباتی اور ہنگامی ہے، حقائق و اقوال سے خواہی خواہی پنپنا اور انصاف و اعتدال کے ساتھ ان سے عہدہ برآ ہونا تاریخ و تحقیق کا منصب ہے۔ مولانا احمد رضا خان کی ذات محض ایک فرد نہیں بلکہ اہل سنت و الجماعت کی اواخرانیسویں اور اوائل بیسویں صدی کی علمی میراث، نظریاتی آویزش اور مذہبی تاریخ کا ایک قابلِ مطالعہ دور ہے۔ موصوف کی زندگی کا کم و بیش ہر پہلو انسانی عظمتوں کا گنجینہ ہے، جس کے نمایان شانِ استحسان کے لئے تحقیقی کاوش درکار ہے نہ کہ ایک اچھٹی ہوئی سطحی نظر۔ "تاثر"، کی گرفت ہمیشہ "جستہ، جستہ" ہوا کرتی ہے، لیکن مد نظر جامع الصفات شخصیت کا ہر رُخ بلاشبہ "دستہ، دستہ" ہے، تاریخ و تحقیق کی دہلیز پر منڈلانا "تاثر" کا حوصلہ نہیں، یہ بیچارہ تو ہنوز سرنگریاں ہے، کہ

من کم از کم چوں کشم ایں بارِ بیش از بیش را

مولانا احمد رضا خان کی شخصیت کی گیرائی اور پہنائی کو دیکھ کر ایک خاص تشنگی کا احساس ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ "عقل و نظر" کے اس درخشندہ دور میں بھی ہم حقائق کو حقائق کی نظر سے دیکھنے کے عادی نہیں ہو سکے۔ ہم "شخصیت" کے ارد گرد کھوکھلی خوش عقیدگی کا اتنا

مہاری غلاف لپیٹ لیتے ہیں کہ جسے بعد میں اتارنا آسان بھی نہیں رہتا۔ اس طرح ذات کا وہ مجموعی ”تاثر“ جو نازد بالقلب ہو، اندر ہی اندر گھٹ کر دب جاتا ہے اور ہماری نظریٰ خود ساختہ بیرونی غلاف ہی سے اُلجھ کر رہ جاتی ہیں:

افسوس کہ اس بارگہ ”عقل و نظر“ میں

اب تک ہے وہی تذکرہ ”کشف و کرامات

اخلاف کا ”سرمایہ“ نہیں اسلاف کے ”ادھام“

خبر دوں کے ”حقائق“ ہیں بزرگوں کے ”قیاسات

نئے دور کے آشوبی اور کش مکش ذہن کی تسکین کے لئے از بس ضروری ہے کہ مولانا احمد رضا

خان کی عہد آفرینی شخصیت کی سیرت و کردار کے تمام گوشوں کو مٹولی کر ہر قسم کے واقعات جمع کئے جائیں اور پھر علی اناریجی، تحقیقی اور تنقیدی اصولوں کی روشنی میں تنقید و تہذیب کے بعد

انہی واقعات کو ایک مربوط سلسلے میں منسلک کر دیا جائے تاکہ ایک صاف ستھری اور نفھری ہوئی

متحرک زندگی اور ایک شستہ و شائستہ ڈھلا ڈھلایا بیکر ہمارے سامنے آجائے، جس کے کارناموں

سے پڑھنے والا تاثر بھی ہو سکے۔ ذہیر کہ القاب و آداب کے بے دریغ انبار میں صاحب سوانح

مرفون ہو کر رہ جائے۔

والسلام

غلام سدید الدین سجادہ نشین مولانا شریف:

حضرت لانا سید محمد امین شاہ قادری مدظلہ

سجادہ نشین یگانہ قوت: پشاور

محترمی عارف صاحب! السلام علیکم مزاج شریف

محبت نامہ ملایا دآوری کا شکریہ!

عاشق صادق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نائب غوث اعظم رضی اللہ عنہ، مجدد مائتہ حاضرہ، اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کچھ لکھنا یا کہنا سورج کو چرخ دکھانے کے مترادف ہے۔ اس فقیر پیمبران کے نزدیک یہ کہنا شاید صحیح ہو گا کہ اعلیٰ حضرت دقت کی موزوں تربی ضرورت تھے۔ برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں کی سینکڑوں برسوں کی بھرپور عظمت اور زوال کے بعد ملت اسلامیہ جس طغیانی میں کھر چکی تھی اس دقت جس اکیلے مرد مومن نے بہ نصرت ایزدی اس کے رخ کو موڑ کر دکھ دیا وہ اعلیٰ حضرت مجدد مائتہ حاضرہ کی ذات گرامی ہی تھی۔

کون نہیں جانتا کہ اس زمین پر توحید کے پردے میں تو پہن رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نخل نامہ ادا ہوا اور ہاتھ تھا۔ جہاں محبت اہل بیت اور مکتب صحابہ کی زرخیز سرزمین میں خار حینت کی جڑوں کو پھیلنے کا موقع مل چکا تھا جہاں دہائیت کو پھیلانے کے لئے بخیروں کو وہ ہاتھ میسر آچکے تھے جو سیدنا حضرت امام اعظم امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی عظمت کے دینے کو غیر مفقودیت کی پھونکوں سے بھانے کی سعی لا حاصل کر رہے تھے۔ جہاں خواجہ بزرگ عطاء رسول حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی سرزمین پر ادیباء کرام سے نفرت کی ہم زور شور سے چلائی جا رہی تھی۔

جہاں نیچریت وغیرہ انگریزوں کے زیرِ سایہ پھیل رہی تھی ان مہیب آندھیلوں کے طوفان میں توحید خداوندی عشق رسالت مآب، محبت اہل بیت عظام، الفتِ صفا

کرام، نسبت اولیاء امتِ محمدی، اور تعلیماتِ علماء حق کو بچانے والے اور محفوظ کرنے والے
صرف مولانا مولوی اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ ہی تھے بلکہ اس نور کو شمس
سے دلوں میں اجاگر کرنے کا سہرا انہی کے سرِ اقدس پر زیب دیتا ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے ایک - دو - سو - ہزار - نہیں لاکھوں بلکہ کروڑوں انسانوں کو
دوبارہ اس صراطِ مستقیم پر گامزن کیا، جس کے لئے میدانِ کربلا میں خاندانِ رسولؐ نے پورے
کاپور اگھرانہ لٹوایا تھا، صحابہ کرامؓ نے نذرانہ سر پیش کیا تھا، امامِ اعظمؒ نے جیل کی اندھیری
کوٹھڑیوں کی صعوبتوں کو قبول کیا تھا حضورِ غوثِ اعظمؒ نے عمر عزیز فقر و فاقہ میں کائی تھی اور
جس صراطِ مستقیم کی تنہا ہم ہر روز ہر نماز میں بار بار کرتے ہیں۔

مجددِ مائتہ حاضرہ اعلیٰ حضرت نے عامِ روش سے ہٹ کر اپنی اجتہادی فراست سے
کام لیکر چھوٹے چھوٹے پفلٹ اکٹائے، لکھے جو قاری کے ذہن پر بہترین طور پر اثر انداز ہو کر
نقش ہو جاتے ہیں آج ضرورت اس امر کی ہے کہ اس کاغذی دور میں ایسے کتابچے عوام تک
پہنچانے کا مناسب انتظام کیا جائے۔

بناتِ خود اعلیٰ حضرت ایک مکتبہ فکر تھے، ان کی زندگی، حضورِ اعلیٰ اللہ علیہ وسلم کے عشق
اہل بیت کی محبت، صحابہ کرام کی عظمت سے بھر پور ہے امامِ اعظمؒ کی فقہانت اور جنابِ غوثِ
اعظمؒ کے فقر کا مکمل نمونہ ہے اور یہ دعوت دے رہی ہے کہ زندگی گزار دو تو ان اصولوں کے تحت
گزارو، تاکہ دنیا تم سے رہنمائی حاصل کرے اور اس کے بعد زندہ جاوید ہو جاؤ۔ والسلام
(فقیر، محمد امیر شاہ قادری)

یکرتوت پشاور شہر صوبہ سرحد یکم ربیع الاول ۱۳۹۱ھ حال وارد لاہور پنجاب

حضرت مولانا پیر عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین بامبھرنڈی شریف (سندھ)

داستانِ عہدِ گل را از نظیری بشنوید

عندلیب آشفتم ز گفت مستِ این انسان را

مقتدائے اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ایک تاریخ ساز شخصیت تھے۔ مذاہب کے فلسفے اور ان کے عروج و زوال پر گہری نظر رکھنے والے حضرات ہی اس بات کا صحیح اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت نے اپنے دور میں کتنے اہم اور عظیم کام کو سمجھا لایا ہے حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی مذاہب میں ولولے، جذبے اور دیوانگی کی حذ تک لگاؤ بنیادی چیز ہوتی ہے۔ اس جذبے میں ضعف یا کمزوری کا براہ راست اثر مذاہب پر پڑتا ہے بلاشبہ اعلیٰ حضرت نے امت مسلمہ میں جذبہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ اور اس کے فروغ کے لئے ایک انقلابی و تجدیدی کارنامہ انجام دیا ہے جس کی نظیر امت مسلمہ کی تاریخ میں اپنی مثال آپ ہے اس مرد مجاہد نے تنہا سلف کے خلاف اٹھنے والے یلغار کو روکا،

آج اس بات کی ضرورت ہے کہ اعلیٰ حضرت کی شخصیت اور تعلیمات کے متعلق جلد اندازہ سے زیادہ سے زیادہ لٹریچر مہیا کیا جائے تاکہ قلبی اضطراب کے اس دورِ ناہنجار میں لوگ محمد عربی علیہ السلام کی اطمینان بخش محبت و عقیدت کے اس عظیم داعی کو قریب سے دیکھ سکیں۔ میری دلی ہمدردیاں اراکین مجلس رضا کے ساتھ ہیں اللہ آپ کو مزید توفیق دے کہ اعلیٰ حضرت کا فیضان دنیا بھر میں پھیلا دیں۔ والسلام

عاکف باب اللہ القدریم

فقیر عبد الرحیم

سجادہ نشین بھرنڈی شریف

۱۔ افسوس کہ حضرت پیر صاحب کو (۲۱ ستمبر ۱۹۷۱ء) بعض شربردوں نے شہید کر دیا

حضرت مولانا شاہ شریف احمد شرافت نوشاہی مدظلہ

از درگاہ عالیہ نوشاہیہ ساہن پال شریف، ضلع گجرات

۲۴ محرم ۱۳۹۱ھ ۲۲ مارچ ۱۹۷۱ء

محترم جناب صدر مرکزی مجلس رضا لاہور مد فیوضکم وزید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج شریف۔

آپ کا مکتوب شریف بوساطت جناب حکیم محمد موسیٰ امرت سری موصول ہوا۔ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات ستودہ صفات اس سے بالا

ترہے کہ ان کے فضائل و کمالات کو محیط تحریر میں لایا جائے۔ آپ علوم مقبول و منقول کے بحر زخار تھے۔ دینی قریم کی تجدید، سنت سنیہ کی ترویج اور بدعاتِ عُنیہ کے استیصال میں جس قدر سعی بلیغ آپ سے وقوع میں آئی، وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔ مذاہب باطلہ کا مقابلہ آپ نے بڑی جانفشانی اور جرأت و استقلال سے کیا۔ آپ کی وسعتِ علم کی یہ روشن دلیل ہے کہ ہزار کے قریب آپ نے کتابیں تصنیف فرمائیں، جو نصف سے زائد ابھی غیر مطبوعہ پڑی ہیں جس شخص نے کوئی مسئلہ استفسار کیا۔ آپ نے جواب میں مستقل کتاب یا رسالہ ہی لکھ دیا۔ اگر آپ کی سب تصانیف زیور طبع سے آراستہ ہو جاتیں تو طلباء علم کو دوسرے مصنفین کی بہت ساری کتابوں سے بے نیازی حاصل ہو جاتی جو مرکزی مجلس رضا شکر یہ کی مفتی ہے، جو اعلیٰ حضرت بریلوی کی کتابوں کی اشاعت کے لئے کوشاں ہے۔

جسزادہ اللہ عنایتاً۔

خادم اکمل محمد ابوالظفر سید شریف احمد شرافت نوشاہی عفا اللہ عنہ

خادم سجادہ عالیہ قطب الاولیا حضرت نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہ العزیز

حضرت صاحبزادہ ہارون الرشید زید مجدہ

سجادہ نشین دربار عالیہ مومڑہ شریف

جناب عارف رضوی صاحب! وعلیکم السلام

خداوند کریم آپ کے قلب کو نور معرفت سے منور فرمائے۔ اور عاشقانِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور خدمت کرنے کی توفیق عطا فرما کر داریں کی سعادتوں سے بہرہ ور فرمائے آمین!

آپ نے اس بطلِ جلیل، شمعِ محمدی کے پردانے کی ذاتِ بابرکات کے متعلق کچھ لکھنے کے لئے فرمایا ہے۔ جن کی تمام عمر سپہرِ علم و دانش کے نیرِ عظم، حسن و جمال کے بینا پیکر، محبوبِ رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق میں گزری اور جو اس خوبی کے باعث موجوداتِ کائنات کے لئے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے باعثِ صدا احترام ہو گئے ہیں۔ اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہر قول اور ہر فعل عشقِ محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح بربزِ معلوم ہوتا ہے کہ گویا خالقِ کل نے آپ کو احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عاشقوں کے لئے شمعِ ہدایت بنایا ہے تاکہ یہ مشعل اس جادہ پر چلنے والوں کو مکمل ایمان کی منزل سے ہمکنار کرے۔ آپ کی تصنیفات ایسے انمول موتیوں سے مرصع ہیں۔ جو قارئین کے لئے اس قدر روح پرور اور کیف آور ہیں کہ عشقِ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہر تن سرسخت کر دیتے ہیں۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ اعلیٰ حضرت نے شانِ محمدی کو خوب سمجھا کیونکہ شانِ محمدی کو سمجھنے والا ہی خالقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ عظیم و رفیع سے باخبر ہو سکتا ہے۔ آپ صاحبانِ خوش نصیب ہیں کہ ایک ایسی ہستی کی یاد میں تقریبِ منتقد کو کہ بارگاہِ نبوت میں تقریبِ حاصل کر رہے ہیں میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین دعا گو: مسکین عاجز ہارون الرشید

حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری زید مجدہ

شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ کراچی ممبر قومی اسمبلی

عزیم صدر مرکزی مجلس رضا ————— السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ مجلس رضا کے ذریعے جو خدمات انجام دے رہے ہیں وہ لائق صد تحسین ہیں

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی الامام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ کا عرس پاکستان میں سب

سے پہلے ۱۹۴۸ء میں دارالعلوم امجدیہ میں شروع کیا گیا جو آج تک ہر سال خیرہ خوبی سے اقام

پاتا ہے ہمیں بے حد خوشی ہے کہ آپ نے اور آپ کی جماعت نے اس موقع کو اعلیٰ حضرت بریلوی

رضی اللہ عنہ کے مقام علمی اور تفقہ تدبیر سے آشنا کرنے کا ذریعہ بنایا ضرورت تھی کہ

اعلیٰ حضرت کے فتاویٰ اور تصانیف نئے طریقے سے شائع کرا کر لوگوں کو ان جو اہر یاروں سے

آشنا کرنے کی انتھک سعی کی جاتی — میں آپ حضرات کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا

ہوں کہ گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی آپ کوئی مفید کتاب شائع کریں اگر ”الاجازات

المتینہ“ مع ترجمہ شائع کر دی جائے تو بہت ہی بہتر ہو اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو راہ مستقیم دکھائے

اور اس پر چلنے کی توفیق بھی بخشے۔ والسلام

الازہری

۲۲ مارچ ۱۹۵۸ء

حضرت مولانا صاحبزادہ محمد طیب الرحمن صاحب نام اداکار العلوم شکارچاہر کوپنہارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
حامداً و مُصلّیاً

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہ پاک و ہند بلکہ دنیائے اسلام میں فضل و کمال کے اعتبار سے مسلم شخصیت تھے، عرب و عجم کے جلیل القدر علمائے کھلے نقطوں میں آپ کی جلالت علمی کا اعتراف کیا۔ ایسی نابغہ روزگار ہستی کے متعلق کچھ کہنا سورج کو چرخ و کھانے کے مترادف ہے۔

آپ نے تمام عمر عزیز علوم دینیہ کی خدمات اور جہاد فی سبیل اللہ تعالیٰ میں گزاری۔ آپ نے مذاہب باطلہ کے نسکوک و شبہات کا نہایت مدلل اور ثنائی رد فرمایا اور دوقومی نظریہ کی بھرپور اشاعت فرمائی، انہوں نے ملت مسلمہ کو بددرس دیا کہ ہندوؤں، انگریزوں اور دیگر مذاہب باطلہ والوں کے ساتھ محبت و الفت کسی طرح بھی روا نہیں، آپ نے ہمیں کم و بیش ایک ہزار تصنیفات کا عظیم ذخیرہ غایت فرمایا جن کا ایک ایک لفظ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ اس تمام سعی بہیم کے پیچھے ”آفتاب برج علم من لدن“ منظر الطاف رب ذوالجلل، صلی اللہ علیہ وسلم کی بے پناہ محبت و الفت جلوہ افروز تھی جو کہ آپ کی ہر تصنیف کی ایک ایک سطر سے نمایاں ہے۔

مناخرین میں سے تین ایسی نمایاں ہستیاں نظر آتی ہیں جو علم و فضل میں بے مثال اور جن کی زندگی کا مقصد وجد اشاعت دین اور نبی کریم ﷺ رضیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت و ثناء رہا ہے فارسی میں شیخ محقق بشیخ عبدالحق محدث دہلوی عربی میں مولانا علامہ یوسف نہانی رئیس محکمہ تعلیم بدوت اور اردو میں مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہم اس وقت کی اہم ضرورت یہ ہے کہ آپ کی تصنیفات کو بہترین انداز سے شائع کر کے ملک کے گوشے گوشے میں پہنچایا جائے، اراکین مرکزی مجلس رضا لائق صد تحسین ہیں کہ انہوں نے

اس مبارک سلسلے کی ابتدا کر دی ہے اللہ تعالیٰ ان کے عزم و ہمت اور استقامت کو مزید ترقی عنایت فرمائے۔ آمین۔

۱۔ محقر محمد طیب الرحمن چھوہروی

نبیرہ حضرت خواجہ عبدالرحمن چھوہروی بانی دارالعلوم اسلامیہ مجاہدہ ہری پور

حضرت مولانا فضل الرحمن قادری رحمہ اللہ تعالیٰ

خليفة تاج حضرت خواجہ عبدالرحمن چھوہروی قدس سرہ

و بانی مدرسہ اسلامیہ قادریہ مجھیرہ شریف تحصیل ہری پور (ہزار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت علامہ دوران صاحب الآیات والبرہان مجدد زمان سیدنا اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان قادری بریلوی قدس سرہ کو باری تعالیٰ نے علم و عمل زہد و تقویٰ اس قدر عطا فرمایا تھا کہ آپ کی تعریف و توصیف میں جو کچھ لکھا جائے کم ہے۔ اعلیٰ حضرت کی تصانیف آپ کی علمی وسعتوں اور دلائل و براہین بے پایاں سمندر پر قطعی اسناد کا درجہ رکھتی ہیں۔

۱۔ اعلیٰ حضرت جب کسی مسئلے کی تحقیق کرتے ہیں تو بے تکلف دلائل کے انبار لگا دیتے یوں محسوس ہوتا ہے کہ علم و فضل کے بادل سے دلائل کی موسلا دھار بادش ہو رہی ہے۔ ان کی خداداد صلاحیتوں، دینی خدمات اور مذاہب باطلہ کی بیخ کنی کو دیکھ کر بے ساختہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ یہ منصب بحر مجدد وقت کسی دوسرے کو نصیب نہیں ہو سکتا آپ کے زور بیان اور قوت استدلال کو دیکھ کر مخالفین پر سکتہ طاری ہو جاتا ہے اور کچھ جواب نہیں ہیں پڑتا۔

فضل الرحمن علوی قادری یکے از علما، ان غوث الزماں خواجہ چھوہروی: ۱-۲-۱۵

۲۔ افسوس کہ حضرت مولانا ۲۳ شوال ۱۳۹۲ھ کو دھال فرما گئے، اَللّٰهُمَّ اِنَّا اِلَيْکَ راجعون

حضرت مولانا صاحبزادہ محمد طیب علیہ السلام دربار عالیہ قادریہ شتاؤ شریف سہری کوت (پہزارہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ————— محمدؑ و نعلی علی رسولہ الکریم
محرمی جناب حکیم محمد موسیٰ صاحب زید لطفہ اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
مکتوب گرامی موصول ہوا۔ اس ناچیز کو الفاظ نہیں ملے کہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت
مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ العزیز کے نمایان شان کچھ تحریر کر سکوں
اتنا عرض ہے کہ ”بُکلی فرعونِ موسیٰ“ جیسے فرعون کے مکہ و فریب عصائے موسیٰ کے سامنے
عاجز تھے ایسے ہی فرق باطلہ کے گستاخ اعلیٰ حضرت کے سامنے ذلیل و خوار ہو گئے۔
وہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدد کے سینے میں غار ہے

کسے چارہ جوئی کا دار ہے کہ یہ دار و دار سے پار ہے
فرق باطلہ کی فتنہ سامانیاں بے ادبیاں اور عقائد فاسدہ نے جب طوفان کی شکل
اختیار کی تو اعلیٰ حضرت کی تحریرات نے کشتی نوح کی طرح حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی امت کو اپنی آغوش میں لے لیا اور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دریائے رحمت فیضاب
فرمایا۔

اعلیٰ حضرت کا نعتیہ کلام سننے سے ایمان دار و جد میں آجانا ہے۔ مقام غور ہے کہ
جس شخص کی زبان پر یہ کلام جاری ہو، اس ہستی کے سینے کی کیا کیفیت ہوگی۔ لاریب آپ کو
فانی الرسول کا مقام حاصل تھا خداوند قدوس آپ کی قبر انور پر بارانِ رحمت فرمائے اور
اپکے ارشادات اور نصائح سے مسلمانان عالم کو مستفیض فرمائے، اراکین مجلس رضا لاہور مبارک
کے سختی ہیں کہ وہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی شخصیت کو متعارف کرانے اور آپ کی تصنیفات
کی اشاعت میں مصروف کار ہیں۔

حضرت مولانا عبدالحق غورخشتوی مدظلہ

۷۸۶
۹۲

مرکزی مجلس رضالاهور کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے یوم رضا کے لیے پیام مولانا محمد عبدالحکیم بطور پیغام بندہ ضعیف و ناتواں حضرت امام اہل السنۃ و الجماعت مولانا محمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے شایان شان گزارش کرتا ہے کہ اس عاجز کو مولانا موصوف کی زیارت نصیب نہیں ہوئی، مگر آپ کی تصنیفات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ عالم فنیہ، محقق و مدقق متبع سنت سنیہ و زبائع ملت خفیہ تھے، آپ کے فضائل جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح میں مرقوم ہیں ان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ عاشق رسول مقبول تھے، دیار بند میں جبکہ فتنہ نجدیت کا ظہور ہوا تو اللہ جل شانہ نے اس مرد مجاہد کو تردید باطل و تحقیق حق کے لیے پیدا کر دیا تاکہ بلا خوف و ہمت لائق ظلماتی تبلیغات کا ازالہ فرمائیں، خلاصہ یہ کہ آریہ کریم یا ایما النسبی جاہد الکفار والمنافقین و اعلظ علیہم الا بیتہ پر پوری طرح عمل پیرا ہوئے۔

یہ عاجز اپنے غجر پر مقرر ہے کہ ایسی بستی جن کے فضائل و فواضل کی تخریر سے بڑے بڑے علماء متبحرین دو یہ کہتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں کہ

لا یدرک الواصف المظری خصائصہ
وان یک با بقانی کل ما وصف

تو مجھ جیسا بے بضاعت کیا لکھ سکتا ہے ؟

خادم العلماء

عبدالحق غورخشتوی عفا اللہ عنہ

پروفیسر عبد الشکور رشاد

کابل یونیورسٹی، کابل

ار ایکین معززہ مرکزی مجلس رضا :

سلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

عموم پٹھان (جسے ہم پشتون کہتے ہیں) اور خاص کر اشرف ابلاد کندھار کے رہنے والے اس پر بہت ہی خوش ہیں کہ علامہ ضیاء الدین عبد المصطفیٰ احمد رضا خاں بڑیچی (۱۲۷۲-۱۳۴۰ھ) جیسی علمی ہستی انہوں سے قومیت اور خاندان کی تاریخی حیثیت سے وطنیت کا رابطہ رکھتی ہے اس بڑیچی خان دان اور بالخصوص علامہ موصوف کی تحقیقی کاوشیں اس قابل ہیں کہ تاریخ ثقافت اسلامی ہندوستان و پاکستان میں بالخصوص ثبت ہوں اور تاریخ علم و فرهنگ افغانستان اور آریانا دائرۃ المعارف کو لازم ہے کہ اسما گرامی کو ساری مؤلفات کے ساتھ اپنے اوراق میں محفوظ کرے۔ میں علامہ کی وفات کی سالگرہ کے موقع پر ان کے لئے طلب مغفرت کرتا ہوں۔ اور ان سب حضرات کو قابل ستائش سمجھتا ہوں۔ جنہوں نے اس یاد آوری کی ترتیب اور تنظیم کو جسم، قلم، مال اور مشورت سے اعانت کی ہے۔

عبد الشکور رشاد

استاد فاکولتہ ادبیات و علوم بشری پوہنتون کابل ۲

۱۰ صفر المنظر

۱۔ کافی الاصل ۲۔ پروفیسر صاحب موصوف اعلیٰ حضرت بریلوی پر ایک مقالہ لکھ رہے ہیں۔ مرکزی مجلس رضا لاہور نے اعلیٰ حضرت سے متعلق ضروری مواد انہیں فراہم کر دیا ہے

ڈاکٹر سید عبد اللہ (ایم۔ اے۔ ایم۔ او۔ ایل۔ ڈی۔ لٹ)

مکرم و محترم السلام علیکم؛

آپ کا نام گرامی مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۷۱ء موصول ہوا، تشکر و امتنان۔ یہ پڑھ کر مسرت ہوئی کہ آپ حضرت مولانا مفتی شاہ احمد رضا خان قادری بریلوی علیہ الرحمہ کی یاد میں ایک عظیم الشان تقریب منعقد کر رہے ہیں۔

آپ نے مجھ سے حضرت موصوف کی دینی و ملی خدمات کے بارے میں پیغام کی فرمائش کی ہے، میں نے آپ کی فرمائش پوری تو کر دی ہے۔ لیکن اگر فرصت کے چند اور لمحات مل جاتے تو یہ پیغام اتنا مختصر نہ ہوتا۔

امید ہے آپ بخیریت ہونگے، والسلام

عنصل سید عبد اللہ

۲۶ مارچ ۱۹۷۱ء

پیغام

اپنے مشاہیر مقلی کے نام اور کارناموں کو زندہ رکھنا زندہ قوموں کا شیوہ ہے۔ یہ دراصل مقام تشکر و امتنان ہے کیونکہ علماء و فضلاء اللہ تعالیٰ کی گراں قدر نعمتوں میں سے ہونے ہیں۔ جس طرح عالم کی موت عالم کی موت ہوتی ہے، اس طرح ایک عالم کا کسی قوم میں پیدا ہونا اسے زندگی ملنے کی دلیل ہے۔ اس اعتبار سے دیکھا جائے تو عالم کسی قوم کی زندگی اور حسن کی علامت ہوتا ہے۔

عالم اپنی قوم کا ذہن اور اس کی زبان ہوتا ہے اور وہ عالم جس کی فکر و نظر کا محور قرآن حکیم اور حدیث نبوی ہو وہ ترجمانِ علم و حکمت، نقیبِ حق و صداقت اور محسنِ انسانیت ہوتا ہے۔ اگر میں یہ کہوں کہ حضرت مولانا مفتی شاہ احمد رضا خان بریلوی بھی ایسے ہی عالم دین تھے تو یہ مبالغہ نہ ہوگا، بلکہ حقیقت کا اعتراف ہوگا۔ وہ بلاشبہ حیدرِ عالم تھے حکیم، محفزی، فقیر، صاحبِ نظر، مفسرِ قرآن، عظیمِ محدث اور سحرِ بیاں خلیب تھے، لیکن ان تمام درجہ دار رابع سے بھی بلند تر ان کا ایک درجہ ہے اور وہ ہے عاشقِ رسول کا۔

یہ عشقِ رسول کا فیضان تھا کہ ان کے دل میں سوز و گداز، ان کی نظریں بجا، ان کی عقل میں سلامتی اور ان کے اجتہاد میں ثقاہت و اصابت اور ان کی زبان میں تاثیر اور ان کی شخصیت میں اثر و نفوذ تھا۔ وہ جو کہتے تھے کہتے تھے اور جو کرتے تھے اس میں عشقِ رسول کی جھلکیاں صاف نظر آتی ہیں۔ یہ عشقِ رسول تھا جس نے انہیں سنتِ حسنہ کے اجاء میں عمر بھر سرگرم عمل رکھا۔

حضرت شاہ صاحب ان اہل عرفان و نظر سے ہیں جس کی طلب و آرزو میں زندگی کو صدیوں انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اور

عمر ہا در کعبہ و تیکدہ می نالہ حیات
تا ز بزمِ عشق یک دانائے راز آید بردن
(علامہ اقبال)

آج بے شک یہ دانائے راز ہم میں موجود نہیں، لیکن ان کی رُوحِ علم و عرفان ہم میں موجود ہے۔ ان کی حسین راہِ عمل ہمارے سامنے ہیں۔ ان کے عظیم مقاصد سے ہم آشنا ہیں۔ ہم اگر ان سے عقیدت و محبت رکھتے ہیں تو ہمیں چلیے کہ ہم ان کے نقشِ قدم پر چلیں، اور ہماری راہ منزل وہی ہوتی چلیے جو ان کی تھی۔ وہ راہ جسے قرآن حکیم "صراطِ مستقیم" کہتا ہے اور وہ منزل جسے وہ "حسنِ انساب" سے تعبیر کرتا ہے۔

(ڈاکٹر مسید عبد اللہ)

پروفیسر محمد مسعود احمد

ایم، اے، پی۔ ایچ۔ ڈی

پیغام

بسم اللہ عرس مبارک اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ ۱۱ اپریل ۱۹۷۷ء
مقام صدمرت ہے کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کا ۵۱ واں عرس مبارک
منعقد کیا جا رہا ہے۔ اہل اللہ کو یاد کر لینا خود ہمارے تزکیۂ قلب و روح کیلئے بہت ضروری
ہے۔ ان حضرات کو جس قدر یاد کریں گے، یاد کئے جائیں گے، جھلا دیں گے تو جھلا دیئے
جائیں گے اور مٹا دیئے جائیں گے ملت کی حیات اجتماعیہ کیلئے یہ حضرات قلب سلیم کی حیثیت
رکھتے ہیں، ملت کی زندگی ان ہی نفوس قدسیہ سے وابستہ ہے

(۱)

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ چودھویں صدی ہجری کے جلیل القدر عالم، عظیم النظم
فقیہ، ولی کامل اور فقیہ انشاں شاعر تھے۔ آپ کی بے مثال شخصیت نے اپنے عہد کو
متاثر کیا۔ آپ کی تحریک اصلاح و تجدید کے متوازی اور تحریکیں بھی نظر آتی ہیں مگر ہر
تحریک کا بانی اپنے رفیقوں کے سہارے آگے بڑھتا ہوا نظر آتا ہے، لیکن جس نے
تنہا میدان سر کیا۔ وہ ایک ہی ہستی تھی درحمتہ اللہ علیہ، آپ کی شخصیت اپنے عہد پر
چھائی ہوئی ہے۔

(۲)

صرف علماء ہند بلکہ علماء حجاز بھی آپ کے تبحر علمی کے قائل و معترف تھے۔ زمین
جس دا لہانہ انداز سے آپ کو خوش آمدید کہا گیا اور آپ کی فاضلانہ تحاریر پر

جو شاندار تقاریفِ فلم بند کی گئیں ان کے مطالعہ سے آپ کی رفعتِ شان کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔ آپ کی جملہ تحاریر خصوصاً آپ کے محققانہ فتاویٰ آپ کی علیّت اور تقصیر پر شاہد عادل ہیں۔

(۳)

اُردو زبان میں یوں تو قرآن پاک کے بہت سے ترجمے ہیں مگر گاہِ عشق و محبت سے بہت کم ترجمے کئے گئے ہیں ترجمہ قرآن کے لیے علم و دانش ہی نہیں بلکہ عشق و محبت کی بھی ضرورت ہے بہت سے ایسے نازک مقامات آتے ہیں پاسِ ادب کے ساتھ وہاں سے گزر جانا کوئی آسان کام نہیں مگر اعلیٰ حضرت ایسے مقامات سے نہایت آسانی سے گزر گئے ہیں اور عشق و محبت کے طفیل ہر گھٹن منزل آسان ہو گئی ہے بلاشبہ اُردو تراجم قرآن میں اس لحاظ سے آپ کا ترجمہ قرآن سب پر بھاری ہے

(۴)

اُردو ادب میں بہت سے شعراء گزرے ہیں بیشتر شاعروں نے نعت کوئی کو مسلکِ شعری کے طور پر اپنایا مگر ان نعت گو شعراء میں کوئی شاعر علم و فضل، زہد و تقویٰ اور عشق و محبت میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا مثیل و نظیر نہیں، آپ یگانہ و یکتا نظر آتے ہیں۔ آپ نعت گو شعراء کے سرتاج ہیں اور نعت کی آبرو، آپ کے اشعار ابدار عشق و محبت کی جگہ ہیں۔

(۵)

سرزمینِ حجاز سے اٹھنے والی تحریک و ہابیت نے جو اپنی ہیئت کے لحاظ سے قطعی عجیب ہے اہل ہند کو کافی متاثر کیا تھا اور اس تاثر کے نتیجے میں دل و دماغ ماؤٹ نظر آتے تھے مگر اعلیٰ حضرت نے دوتے دلول اور دماغوں کو سنبھالا اور متاعِ عشق و محبت کو بڑھ ہونے نہ دیا اور اس اہتمام سے اس کی حفاظت کی کہ بائید و مشاید۔

(۶)

اعلیٰ حضرت سیاست ہند میں اگر یہ عملاً شریک نہیں ہوئے لیکن پھر بھی اپنے مسلمانوں کے لئے وہ کچھ کیا۔ جو لوگ شمولیت کے باوجود ذکر سکے، آپ نے اور آپ کے خلفاء و تلامذہ نے پاکستان کے لئے راستہ ہموار کیا۔ پاکستان کی جنگ آزادی میں آپ کی جماعت کی حیثیت مقدمۃ الجیش کی ہے اس میں شک نہیں کہ تعمیر پاکستان میں اعلیٰ حضرت کا فکری اور آپ کے خلفاء و تلامذہ کا علمی و عملی حصہ ہے۔

-۷-

اعلیٰ حضرت جیسا کہ کثیر التصانیف بزرگ پاک و ہند میں شاید ہی کوئی پیدا ہوا ہو آپ کی تصانیف کی تعداد ایک اندازے کے مطابق چھ سو ہے اور دوسرے اندازے کے مطابق مختلف علوم و فنون میں ہزار کے لگ بھگ ہیں ایسی جامع الصفات اور جامع الکمال شخصیت شاذ و نادر ہی پیدا ہوتی ہے۔

ساہادر کعبۂ وبت خانہ می نالہ حیات
تاز بزم عشق یک دانائے راز آید یروں

جناب مولانا نور محمد خان فریدی مدظلہ

جناب رضوی صاحب —————، علیکم السلام۔

حضرت مجدد ملت کی یاد گاری تقرب مناکر آپ بلاشبہ فرض کفایہ ادا کرتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ معمولی معمولی سرکاری ملاؤں کا نام عوام کی زبانوں پر چڑھا ہوا ہے۔ مسجدیں، مدارس، کتاب خانے اور قومی ادارے ان سے منسوب ہیں، ان کی پسند و ناپسند کی ہیں جو محض تالیفات ہیں دھڑا دھڑا طبع ہو کر فروخت ہو رہی ہیں، اور وہ دنیا میں خدا معلوم کتنے انقلاب و خطابات سے یاد کئے جاتے ہیں، ایک ہم ہیں کہ ایسے ایسے کا ملین کے دارثوں میں شمار ہوتے ہوئے ان کی ادبی اور مذہبی تخلیقات کو منظر عام پر لانے میں کامیاب نہیں ہو سکے، ہمارے قلم و کعبہ بریلوی علیہ الرحمۃ نے مولوی شمس علی صاحب لکھنوی کی روایت کے بموجب ایک ہزار سے زائد کتب تصنیف فرمائی ہیں، اور وہ خاصی ضخیم ہیں اگر ہم حضرت کے معاصرین کی تمام تصانیف ترازو کے ایک پلڑے میں ڈالیں اور دوسرے میں حضرت کی تصانیف کو رکھیں تو یقیناً حضرت کا پلڑا بھاری رہے گا، حسب نسب وضع قطع، چہرے ہرے اور گفتار کروار غرضیکہ ہر اعتبار سے ہمارے حضرت ان قدسی نفوس سے مشابہت رکھتے تھے جو اسلام کے بے مثال خدمات انجام دے گئے، اور دنیا میں اپنے پیچھے غیر فانی نقوش اور ان مٹ یا د چھوڑ گئے، ہمارے حضور کو اپنی زندگی میں جس جا اور قاہر حکومت سے سابقہ پڑا، وہ انگریز شہنشاہیت تھی جس کی قلم و دین سورج غروب نہیں ہوتا تھا، اور پھر اس کے پروردوں کا ایک بڑا طبقہ موجود تھا جس میں بڑے بڑے طرے باز، فقیہان شہر سرکاری ملا اور خود کاشۃ بنی سمجھی شامل تھے، حضرت کی تمام زندگی ان کے خلاف جہاد مسلسل کی نذر ہو گئی۔

حضرت صرف عالم دین ہی نہیں تھے، بلکہ تخریر و تقریر، شعر و ادب اور علم و حکمت

کے میدانوں کے بھی شہسوار تھے۔ اس میں قطعاً کوئی مبالغہ نہیں کہ پاک دہند میں قادریت اور خفیت کو جو حیاتِ نو نصیب ہوئی ہے اس میں اعلیٰ حضرت کی سعی مشکور کا بڑا حصہ ہے۔ ایسا مجددِ دین ایسا جادویاں خطیب ایسا مردِ درویش زمانے میں روزِ نو پیدا نہیں ہونکہ ہزاروں سالِ زرگں اپنی بے نوری پڑتی ہے : بڑی مشکل سے ہوتا ہے جن میں دیدہ و پیدا

خاکسار

نور احمد خاں فریدی

پروفیسر محمد ایوب قادری ایم، اے (دکراچی)

۱۳ اپریل ۱۹۷۶ء - سہ شنبہ

مکرمی رضوی صاحب — السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

گرامی نامہ شرف صدور لایا۔ یادِ آدری کا شکریہ، یومِ رضا

کے سلسلے میں میری طرف سے مندرجہ ذیل پیغام قبول فرمائیے۔

محمد ایوب قادری

مولانا احمد رضا خاں بریلوی اپنے دور کے نامور عالم تھے یوں تو وہ تمام علوم متداولہ میں ماہر کامل و اعلیٰ تھے مگر علمِ مناظرہ و فقہ میں اپنی نظیر نہیں رکھتے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ علومِ ریاضی و ترقیت و تکسیر میں بھی وہ بے مثل تھے اگرچہ انہوں نے آخر الذکر علوم کی دارالعلوم میں باقاعدہ حاصل نہیں کئے تھے مگر طبعی مناسبت کی وجہ سے ان علوم میں مجتہدانہ شان کے مالک تھے تا آنکہ یورپ کی یونیورسٹیوں کے بعض ممتاز فاضل بھی اس حقیقت کے معترف تھے۔

ڈاکٹر پیر محمد حسن ایم اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔

سابق شیخ الادب جامعہ اسلامیہ بہاولپور

یوم رضا کے سلسلے میں منعقد ہونے والی تقریب کی اطلاع ملی اور خوشی ہوئی کہ آپ جیسے عکس اور مستند حضرات اسے جاری رکھنے میں کوشاں اور پیش پیش ہیں ہر قوم اور ہر مذہب کے بزرگوں کے دن منانے کا رواج قدیم سے چلا آرہا ہے اور ہر کوئی اسے اپنے اپنے طریقے کے مطابق مناتا ہے اس سے ان بزرگوں کی یاد کو تازہ رکھنا مقصود ہوتا ہے جن حضرات نے محسن ملت اعلیٰ حضرت مولانا مفتی شاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہ کے دن منانے کی بنیاد ڈالی وہ قابل مبارکباد ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں جزاء خیر دے اور ان کے درجات بلند کرے۔ آمین۔

اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ نے اپنی تمام عمر جہاد باقلیم و لسان میں گزار دی ان کی تقریباً چھ سو تصانیف ہیں جن میں چھوٹے رسالے بھی شامل ہیں ایک عام انسان کے لیے اس قدر کتابوں کا عمر بھر میں صرف پڑھ لینا ہی مشکل ہے چرچا بیکہ تصنیف کرنا۔

اس وقت ہر طرف باطل کا دور دورہ ہے اور روز بروز حق معرض انخفا میں جا رہا ہے جس سے نادان فک لوگ ناحق کو حق سمجھنے لگ گئے ہیں اس لئے اہل حق کے لئے اور بھی ضروری ہو گیا ہے کہ وہ حق کی حمایت اور حفاظت کے لئے کوشاں اور کمر بستہ ہو جائیں اور اس عظیم مقصد کے لئے تمام وسائل اور ذرائع استعمال میں لائیں۔

اعلیٰ حضرت کے علمی تفوق کو مخالفین نے بھی تسلیم کیا ہے چنانچہ لکھنؤ کے ایک صاحب نے جو اعلیٰ حضرت کے شدید مخالفین میں سے تھے، ان صاحب کی مخالفت اس حد تک تھی کہ باوجود تاجر کتب ہونے کے اعلیٰ حضرت کی تصانیف کو اپنے کتب خانہ میں رکھنا

کہہ سمجھتے تھے ایسے شدید مخالف نے میرے سامنے اعتراف کیا کہ اعلیٰ حضرت ایک سچے اور مستند عالم تھے، اور یہی وجہ تھی کہ ان کے مخالفین ان سے نفرت کھاتے تھے۔ اعلیٰ حضرت کا علم مختصر تھا انہیں کتابوں کو ٹٹولنے کی ضرورت نہ ہوتی تھی، جس مسئلہ پر بھی انہوں نے قلم اٹھایا ہے بنے نکلے لکھتے گئے ہیں یوں معلوم ہوتا ہے کہ مسائل کی کتابیں ان کے سامنے بڑی ہیں۔ اگر کہیں انہوں نے تلخ لب و لہجہ اختیار کیا ہے تو اس کی وجہ مخالفین کی شان رسالت میں گستاخی ہے جسے وہ کسی صورت میں برداشت نہ کر سکتے تھے بہر حال یہ انہی کا حصہ تھا اور انہی کی شان تھی۔ ہمیں ان کی یاد کو تازہ رکھنے اور ان کی روح کو خوش کرنے کے لئے تا حد امکان بلند پایہ علماء پیدا کرنے چاہئیں جو اپنے علم، تقویٰ اور کردار سے عوام کے سامنے واضح کردھائیں کہ جس ڈگر پر اعلیٰ حضرت کا مزن تھے وہی صراطِ مستقیم ہے جس پر اہل حق صدیوں سے قائم چلے آ رہے ہیں اس سلسلے میں ان عام دینی مدارس کو جو ہم خیال ہیں تعاون کرنا چاہیئے اور زیادہ سے زیادہ ایسے علماء پیدا کرنے چاہئیں جو مخالفین سے اپنے علم کا لوہا منوائیں اور دین کی صحیح خدمت کر سکیں۔

اعلیٰ حضرت نے جس قدر تصانیف کیں ان کا پایہ اہل علم سے مخفی نہیں مگر یہ کتب اپنے دور کے دستور کے مطابق لکھی گئیں۔ اب طبائع میں سہل انگاری آگئی ہے اس لئے ضروری ہے کہ ان کتابوں میں کسی قسم کا رد و بدل کئے بغیر انہیں نئے طرز پر پیش کیا جائے میری مراد یہ ہے کہ ان کتابوں میں مختلف عنادین قائم کئے جائیں اور ہر پرے بنائے جائیں تاکہ قارئین باسانی ان سے استفادہ کر سکیں۔

تیسری بات جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہمارے علماء کرام اعلیٰ حضرت کی تعلیم کو عام لوگوں تک پہنچائیں مگر بطریق احسن، دلائل اور واضح بیانات کے ذریعہ، جس میں نہ کسی کو برا کہا جائے اور نہ طریقہ جدال ہو جو بات محبت سے کہی جائے اس کا اثر ہوتا ہے مخالفین نے اپنے حقیقی عقائد کو پردہ میں رکھا۔ بالفاظ دیگر یہ لوگ

خفیوں میں سے تفریق کرنے والے لوگ ہیں اور اس تفریق کے ساتھ ساتھ انہوں نے محبت
 آمیز و ہجہ اختیار کر کے ناواقف لوگوں کو اپنے ساتھ ملایا یہاں تک کہ بچے سنیوں
 نے ان کے مدارس کے لئے گراں بہا چندے دیئے،
 تلخی الفاظ سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ فساد کا خطرہ ہوتا ہے۔
 مجھے امید ہے کہ میرے ان خیالات کے ساتھ تمام حضرات کو اتفاق ہوگا

محمد حسن

محترم اصغر سودائی صاحب پرنسپل اقبال کالج سیالکوٹ
 _____ برادر گرامی :- _____ وعلیکم السلام

آپ کی یادآوری کا شکریہ !
 اعلیٰ حضرت جیسی جید اکل اور مہر ہستی کے لئے کوئی پیغام دینا بڑے آدمیوں
 کا کام ہے۔ میں تو کسی صورت بھی اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتا۔ ہاں البتہ دعاگو
 ہوں کہ خدائے ارض و سما ہماری قوم برگشتہ میں کچھ ایسے بختہ فکر اور صاحب عمل حضرات
 ضرور پیدا کرتا رہے جن کا منتہائے زندگی خدا و رسول کے فرمودات کو عملی جامہ پہنا کر ایک ایسے
 معاشرے کی تشکیل ہو جو صحیح معنوں میں اسلامی معاشرہ کہلایا جاسکے۔ اعلیٰ حضرت ان ہی
 چند شخصیات میں سے ایک تھے اور ان کی زندگی اخلاص عمل اور مہارت فکر کا بہترین
 مرقع تھی۔

مخلص

اصغر سودائی

مولانا حافظ مظہر الدین مدظلہ (راولپنڈی)

اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کی خدمات جلیلہ کو خیال و فکر کا موضوع بنانا تو اہل دل اور اہل نظر کا کام ہے۔ مجھ جیسوں کی دسترس سے یہ موضوع باہر ہے۔ اس سلسلے میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حضرت اقدس نے جن دنوں اپنے کام کا آغاز کیا۔ وہ زمانہ بڑا پر فن تھا۔ زہد و تقویٰ کے لباس میں جو لوگ دلیل و برہان کا اسلحہ بیکسیت کے آثار و نقوش کو مانے کے لئے آئے تھے۔ انہیں بڑے بڑے خطابات سے موسوم کیا جا رہا تھا۔ لیکن اعلیٰ حضرت نے تنہا ان کا مقابلہ کیا۔ ان کے براہین و دلائل کا تار و پود بکھیر کر رکھ دیا۔ چنانچہ وہ آج تک اعلیٰ حضرت کی کسی بات کا جواب نہیں دے سکے۔ عسیت کی صداقت کے لئے اعلیٰ حضرت نے جو مواد فراہم کیا ہے وہ حرف آخر کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہر موضوع پر اعلیٰ حضرت نے دلائل و براہین کے انبار لگا دیئے۔ بلکہ اس سلسلے میں میرا تاثر تو یہ ہے کہ حضرت اقدس یہ خدمات سرانجام نہ بھی دیتے تو ان کے نقیدہ کلام کی تاثیر ہی دلوں کو زندگی عطا کرنے کے لئے کافی تھی۔ اسی کے ذریعے سستی عقائد کا تحفظ ہو سکتا تھا۔ اعلیٰ حضرت کے حریفوں کی یہ یکتائی بڑی محدود ہے کہ وہ علم و فضل کے تمام تر دعوؤں کے باوجود کوئی قابل ذکر نعت نہیں کہہ سکے۔ جو دلوں میں سوز پیدا کرنے کا موجب ثابت ہو سکے اور اعلیٰ حضرت کے نعروں سے عشق و مستی کا جہاں آباد ہے۔ دلوں کو نئی زندگی مل رہی ہے۔ عشق کو فروغ نصیب ہو رہا ہے۔ اور محبت زمزم خوال بن کر کئی دلوں کو سوز آشنا بنا رہی ہے۔ اعلیٰ حضرت کے کلام کی یہ تاثیر اور مقبولیت خالصتاً عطیہ ربانی ہے۔ جسے عشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فیضان کے سوا کوئی دوسرا نام نہیں دیا جاسکتا۔ یہی چیز اعلیٰ حضرت کے مقام و منصب کی غماز بھی ہے۔ جس میں ان کا کوئی شریک و سہیم نہیں۔

حضرت بہزاد لکھنوی نیازی

مکرمی جناب رضوی صاحب! سلام سنون !
 گرامی نامہ محررہ یکم اپریل، مجھے کل ملا میں تین سال سے علیل ہوں اور تقریباً فریش
 دل، دماغ کی صلاحیتیں صحیح منسل ہیں لیکن اس کا رثواب سے محروم رہنا میری رائے میں
 کم نصیبی ہوگی جو کچھ سمجھ میں آ رہا ہے پیش کر رہا ہوں اگر اس لائق ہو تو جلسہ میں پڑھوا دیجئے
 گا ورنہ اپنے پاس محفوظ رکھیجے گا

اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات اقدس کے
 متعلق کچھ کہنا سو راج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے حضرت کا علمی تجربہ حضرت کی مذہبی
 حیثیت ایسی مسلم ہے کہ جس کے متعلق سب کو علم ہے، حضرت عالم باعمل اور فاضل بے بدل
 ہونے کے ساتھ ہی ساتھ صوفی کامل بھی تھے عاشق رسول ایسے تھے کہ ان کی ہر سانس ذکر
 رسول سے کبھی خالی نہیں گزری درود و سلام جس کو مسلمان تقریباً بھلا چکے تھے انہیں
 کی کادشوں سے عام ہوا اور عام ہونے کے ساتھ ہی ساتھ جماعت اہلسنت کے قلوب
 کو وجدان اور کیف سے اب تک معمور کر رہا ہے ہزاروں گمراہوں کو اپنے مواعظ حسنہ سے
 راہ راست پر لا کر ایک بے مثل دینی خدمت انجام دی، الغرض وہ عشق رسول صلی
 اللہ علیہ وسلم میں سرشار پیدا ہوئے اور عشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی میں سرشار اس
 دنیا سے تشریف لے گئے آج تک ان کے ماننے والے لاکھوں کی تعداد میں ان کے مشن کو پورا
 کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے مرقد کو نور سے منور فرمائے جنت الفردوس میں ان کو اعلیٰ
 ترین مراتب عطا فرمائے وہ جماعت اہل سنت کے ایک ایسے درخشندہ فرد تھے کہ ان کی
 تابانیاں آج بھی اپنی پوری قوت کے ساتھ جلوہ گر ہیں اور انشاء اللہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گی

دعا گو

بہزاد لکھنوی

مورخہ ۷ اپریل ۱۹۷۱ء

کراچی

مکہ ۳ دارالمنار

جناب میاں محمد شفیع (م۔ش)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۸۰ سی ماڈل ٹاؤن لاہور

بدھوار

برادر م مکرم حکیم صاحب ————— اسلام علیکم

درحمتہ اللہ وبرکاتہ

آپ کا نہایت پر خلوص تحفہ ملا جس کے لئے سراپا سپاس ہوں
اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

زمانہ پیکار بیکار کر کہہ رہا ہے کہ اے پاکستان کے لوگو! اگر تم تباہی
سے محفوظ رہنا چاہتے ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن مضبوطی سے
پکڑو۔ اعلیٰ حضرت، عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار تھے
اور ان کی تعلیمات ہمارے موجودہ دور میں امت مرحومہ کے لئے مشعل
راہ ہیں۔ ————— امید کہ آپ غیرت سے ہونگے

میرے بے ضرور دعا فرماتے رہیں۔ خاکسار بہ محمد شفیع

بقیہ السلام

اسلام! اے معرفت کے راز داں

اسلام! اے دین حق کے پاساں

بارغِ جنت میں کھلے پھولے مدام

اے گلِ بارغِ طریقت اسلام

افتخارِ امتِ خیر الانام!

اسلام! اے روحِ اقدس اسلام

ایک اہم رات

استاذ الاساتذہ مولانا الحاج حافظ عطاء محمد چشتی بندی بلوی مظاہر العالی اس دور کے منتخب علماء میں سے ہیں آپ کو علامہ فضل حق خیر آبادی قدس سرہ سے دودرا سطرہ شرف تلمذ حاصل ہے اور حضرت قبلہ پیر سید مر علی شاہ گورٹوی قدس سرہ سے بیعت ہیں۔ علامہ موصوف امام اہل سنت حضرت فاضل بریلوی اعلیٰ اللہ مقامہ کی عبقری شخصیت اور دروہ اسماعیلیت میں آپ کی کامیاب مساعی کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

”اس وقت کے مجدد اعظم اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں قدس سرہ العزیز نے یک دن تنہا اس گروہ کا اس قدر دروہ بلیغ فرمایا کہ اس کی تبلیغ کے لئے مجلدات بھی ناکافی ہیں۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کے علی دبیر اور رعب کا یہ حال تھا کہ باوجود کوشش کے ذریت اسماعیل کے کسی فرزند کو مناظرہ کی توفیق نہ ہوئی اور تاریخ و مقام مناظرہ متعین ہونے کے باوجود اعلیٰ حضرت نے وقت اور مکان کی پوری پابندی کی۔ سجادگان قتیل و شہید یاد ہاں نہ گئے اور یا جا کر راہ فرار اختیار کی۔ حالانکہ اعلیٰ حضرت کے وصال کے بعد بیسیوں مناظرے معرض وجود میں آئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پس ماندگان قتیل کے پھیپھڑے اس شیر زے کا پتے تھے۔ اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ نے ایک ہزار کے لگ بھگ تصانیف ارقام فرمائیں اور جس سلسلہ قلم اٹھایا اس کو الم نشرح کہ کے چھوڑا۔ ان تمام تصانیف کا سرتاج اردو ترجمہ قرآن پاک ہے۔ جس کی نظیر نہیں ہے۔ اور اس ترجمہ کا مرتبہ اسی کو معلوم ہوتا ہے جس کو اعلیٰ درجہ کی تفاسیر پر پوری نظر ہے اسی ترجمہ مبارکہ میں مفسرین کا اتباع کیا گیا ہے اور جن اشکالات اور ان کے حل کو مفسرین نے صفحات میں جا کر مشکل بیان فرمایا ہے۔ اس محن اہل سنت نے اس کے ترجمہ کے چند الفاظ میں کھول کر رکھ دیا ہے“

(ماخوذ از مقدمہ توضیح البیان لخصائص العرفان مولانا غلام رسول)

السلام

از مولانا سعید الرحمن خطیب جامع مسجد خفیه باسین (نہرو)

السلام ! اے جامی دین میں،

السلام ! اے پر نور یقیں

تاجدار امت خیر الانام ؛

واقف سیر ولایت السلام

تیری ہستی واجب صد احترام

السلام ! اے روح اقدس السلام

السلام ! اے اورج فطرت کعبہ نقیب

السلام ! اے دین دملت خطیب

اہل سنت والجماعت کے امام

باعث فر شریعت السلام

زندہ جاوید ہے تو لا کلام

السلام ! اے روح اقدس السلام

السلام ! اے عاشق غوث الوداد

السلام ! اے حضرت احمد رضا

تیرا مسلک حق تعالیٰ کا پیام

تو ہے اعجاز حقیقت السلام

آج بھی ہر سو تیرا فیض عام

السلام ! اے روح اقدس السلام

السلام ! اے معرفت کے راز داں

السلام ! اے دین حق کے پاساں

(بقیہ ص ۳۹ پر)



پہلا باب (کتاب) مساجد و نماز کے بارے میں

(۱) نماز کے بارے میں

(۲) مسجد کے بارے میں

(۳) نماز کے بارے میں

(۴) مسجد کے بارے میں

(۵) نماز کے بارے میں

(۶) مسجد کے بارے میں

(۷) نماز کے بارے میں

(۸) مسجد کے بارے میں

معذرت

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد مدنی مدظلہ العالی کچھوچھوی نے پیغام ارسال فرمایا تھا، جو کاغذات میں سے اس وقت مل نہیں سکا۔ آئینہ ایڈیشن میں شامل کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(۱) نماز کے بارے میں

(۲) مسجد کے بارے میں

(۳) نماز کے بارے میں

(۴) مسجد کے بارے میں

(۵) نماز کے بارے میں

(۶) مسجد کے بارے میں

(۷) نماز کے بارے میں

(۸) مسجد کے بارے میں

مطبوعات مرکزی مجلس رضا ، لاہور

- (۱) تجلی المشکوٰۃ
از اعلیٰ حضرت قدس سرہ (بلا قیمت تقسیم ہو کر ختم ہو چکی ہے)
 - (۲) فاضل بریلوی اور ترک موالات (طبع سوم)
از پروفیسر محمد مسعود احمد ، ایم - اے ، پی - ایچ - ڈی (بلا قیمت تقسیم ہو کر ختم ہو چکی ہے)
 - (۳) اعلیٰ حضرت کا فقہی مقام
از مولانا اختر شاہجہان پوری (بلا قیمت تقسیم ہو کر ختم ہو چکی ہے)
 - (۴) سوانح مزاج الفقہاء مع فتویٰ مبارکہ اعلیٰ حضرت
از مولانا عبدالحکیم شرف قادری (دو بار چھپ کر بلا قیمت تقسیم ہو چکی ہے)
 - (۵) پیغامات یوم رضا (طبع دوم)
از محمد مقبول احمد قادری - دس پیسے کے ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔
 - (۶) فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں (طبع دوم)
از پروفیسر محمد مسعود احمد ، ایم - اے ، پی - ایچ - ڈی
یہ کتاب بذریعہ رجسٹری بھیجی جائے گی - اس لئے ایک روپیہ کا ٹکٹ بھیجنا ضروری ہے۔
 - (۷) مولانا احمد رضا کی نعتیہ شاعری (طبع سوم)
از ملک شیر محمد خان اعوان (بلا قیمت) بیس پیسے کا ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔
 - (۸) المجلد المعداد لتالیفات المجدد (طبع دوم)
از علامہ ظفر الدین بہاری - (بلا قیمت) بیس پیسے کا ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔
 - (۹) فاضل بریلوی کا فقہی مقام (طبع دوم)
از علامہ غلام رسول سعیدی (بلا قیمت) بیس پیسے کا ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔
 - (۱۰) معائن کنزالایمان (طبع دوم)
از ملک شیر محمد خان اعوان - بیس پیسے کا ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔
 - (۱۱) اعلیٰ حضرت کی شاعری پر ایک نظر (طبع دوم)
از سید نور محمد قادری - بیس پیسے کا ٹکٹ بھیجیں۔
- نوٹ : ہر کتاب کے لئے مطلوبہ ٹکٹ بھیجنے ضروری ہیں۔ اور صرف ایک ایک کتاب طلب کی جائے۔ زیادہ کی فرمائش کی تعمیل نہیں کی جائے گی۔

مرکزی مجلس رضا

نوری مسجد ، بالمقابل ریلوے اسٹیشن ، لاہور